تیسری اکائی

مقامی حکومت اور انتظامیہ

باب5

پنچایتی راج
(Panchayati Raj)

4622CH05

لوگ جب اپنے نمائندے چُن لیتے ھیں تو اس کے بعد کیا ھوتا ھے؟ فیصلے کس طرح کیے جاتے ھیں؟ آئیے دیکھیں کہ دیھی علاقوں میں یہ سب کیسے ھوتا ھے؟ یھاں ھم گرام سبھا پر ایك نظر ڈالتے ھیں جو ایك میٹنگ یا جلسہ ھوتا ھے اور جھاں لوگ براہ راست شریك ھوتے ھیں اور اپنے منتخب نمائندوں سے جواب چاھتے ھیں۔

آج کا دن ایک خاص دن ہے۔ ہر شخص گرام سبھا پہنچنے کے لیے دوڑ رہا ہے۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ ایسا کیوں ہے؟ یہ اس لیے کہ لوگ یہ جاننے کے منتظر ہیں کہ ان کی نئی پنچایت کے لیڈروں نے گاؤں کے لیے کیا منصوبے تیار کیے ہیں۔

گرام سبھا ایسے تمام بالغ افراد کی میٹنگ ہے جو پنچایت کے دائرے میں آنے والے علاقے میں رہتے ہیں۔ یہ ایک گاؤں یا چند گاؤں ہو سکتے ہیں۔ کچھ ریاستوں میں، جیسا کہ مذکورہ بالا مثال میں بتایا گیا ہے، ہر گاؤں میں گاؤں والوں کی میٹنگ ہوتی ہے۔ ہر وہ شخص جس کی عمر 18 سال یا اس سے زیادہ ہو، اور جس کو ووٹ کا حق حاصل ہو، گرام سبھا کا رکن ہوتا ہے۔
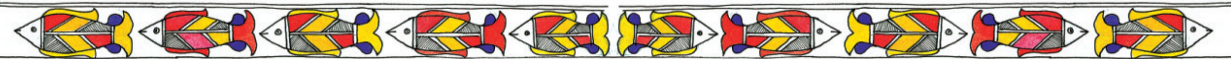
گرام سبھا (Gram Sabha)

گرام سبھا کی میٹنگ اس طرح شروع ہوتی ہے کہ پنچایت کا صدر (جسے سرپنچ بھی کہتے ہیں) اور پنچایت کے ممبر (پنچ) اُس سڑک کی مرمت کا منصوبہ پیش کرتے ہیں جو گائوں کو بڑی سڑک سے جوڑتی ہے۔ اس کے بعد بحث کا رخ پانی اور پانی کی قلت کی جانب مُڑ جاتا ہے۔

ہر گرام پنچایت وارڈوں یعنی چھوٹے چھوٹے علاقوں میں منقسم ہوتی ہے، ہر وارڈ اپنا ایک نمائندہ چنتا ہے جسے وارڈ ممبر (پنچ) کہا جاتا ہے۔ گرام سبھا کے تمام ممبر ایک سرپنچ بھی منتخب کرتے ہیں جو پنچایت کا صدر ہوتا ہے۔ پنچایت کے صدر اور وارڈوں کے ممبروں کو ملا کر گرام پنچایت بنتی ہے۔ گرام پنچایت پانچ برس کے لیے چُنی جاتی ہے۔ گرام پنچایت کا ایک سیکریٹری ہوتا ہے جو گرام سبھا کے سکریٹری کے طور پر بھی کام کرتا ہے۔ یہ شخص منتخبہ نہیں ہوتا بلکہ اسے حکومت متعین کرتی ہے۔ گرام پنچایت اور گرام سبھا کی میٹنگیں بلانے کی ذمہ داری اسی سکریٹری کی ہوتی ہے۔ کارروائیوں کی رپورٹیں لکھنا اور ان کا ریکارڈ رکھنا بھی اسی کا کام ہے۔

گائوں کا ایک آدمی جس کا نام **تیجیا** ہے جلسے کی شروعات کو ان الفاظ سے کرتا ہے۔ ”ہرداس میں پانی کا مسئلہ بہت شدت اختیار کر گیا ہے۔ برمے کا پانی اس سطح سے بہت نیچے چلا گیا ہے جہاں تک زمین میں مشین سے کھدائی کی گئی تھی۔ اب نلوں میں بمشکل پانی آتا ہے۔ عورتوں کو پانی کے لیے سُرو ندی تک جانا پڑتا ہے جو تین کلومیٹر کی دوری پر ہے۔“ ایک ممبر یہ تجویز پیش کرتا ہے۔ ”سُرو ندی سے پائپ کے ذریعے گائوں تک پانی لایا جائے اور گائوں میں ایک اونچی ٹنکی لگا کر پانی بھرا جائے جس سے پانی کی سپلائی میں اضافہ ہو سکے۔ لیکن دوسرے اراکین کا خیال ہے کہ یہ کام مہنگا پڑے گا۔ ان کا خیال ہے کہ نل کوپوں یا برموں کو زیادہ گھرا کرنا بہتر ہوگا اور اس موسم کے لیے کنویں کی صفائی کا کام کر دیا جائے تو مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ **تیجیا** کہتا ہے ”یہ کافی نہیں ہے۔ ہمیں کوئی مستقل حل نکالنا ہوگا کیوں کہ زمین کے اندر کے پانی کی سطح ہر سال نیچے اتر رہی ہے۔ جتنا پانی زمین میں رِس کرپھنچ رہا ہے اس سے زیادہ پانی استعمال کر رہے ہیں۔

ایک دوسرا ممبر انور ہر ایک کو بتاتا ہے کہ اس نے مہاراشٹر کے ایک گائوں میں پانی کو برباد ہونے سے بچانے اور دوبارہ سے بھرنے کے طریقے دیکھے ہیں۔ اس نے بتایا کہ یہ سب اس نے تب دیکھا جب وہ ایک مرتبہ اپنے بھائی سے ملنے وہاں گیا تھا۔ اس کو فاصل آب (Watershed) کی ترقی کہا جاتا ہے۔ اس نے وہاں یہ بات بھی سنی تھی کہ حکومت اس کام کے لیے روپیہ دیتی ہے۔

انور کے بھائی کے گائوں میں لوگوں نے درخت لگائے ھیں، پانی کو روکنے کے لیے ڈیم یعنی باندہ تعمیر کیے ھیں اور تالاب بنائے ھیں۔ اس کی باتیں سن کر ھر ایک نے سوچا کہ یہ بڑا دلچسپ خیال ھے۔ گرام پنچایت سے کہا گیا کہ اس بارے میں تفصیلات معلوم کرے۔

1۔ گرام سبھا کیا ہے؟
2۔ اب تک گرام سبھا کی میٹنگوں میں کن مسئلوں پر بحث ہوئی ہے اور کس قسم کے حل تجویز کیے جارہے ہیں؟

گرام سبھا کے ایجنڈے کا اگلا موضوع خط افلاس سے نیچے رھنے والے لوگوں کی فہرست کو آخری شکل دینا ھے۔جس کو گرام سبھا کی منظوری ملنی تھی۔ جوں ھی فہرست پڑھی جاتی ھے لوگوں میں کانا پھوسی شروع ھو جاتی ھے۔ ”نٹور نے حال ھی میں رنگین ٹیلی ویژن خریدا ھے اور اس کے باپ نے اسے ایك نئی موٹر سائیکل بھیجی ھے۔ وہ خط افلاس (Poverty Line) سے نیچے کیسے ھو سکتا ھے؟“ سورج مل برابر میں بیٹھے آدمی کی طرف دیکھ کر بڑبڑاتا ھے۔

سروج سکھی بائی سے کہتی ھے۔ ”برجو کا نام اس فہرست میں کیسے آگیا؟ اس کے پاس اتنی ساری زمین ھے۔ اس فہرست میں تو صرف غریب لوگوں کو ھونا چاھیے۔ اور اوم پرکاش بنا زمین کا مزدور ھے جس کی گزر بسر مشکل ھی سے ھوتی ھے، پھر بھی اس کا نام فہرست میں نہیں ھے۔ ”تمھیں معلوم ھے کہ نٹور اور برجو دونوں امیر چند کے دوست ھیں۔ امیر چند کی طاقت کا مقابلہ کون کر سکتا ھے؟“ سُکھی بائی کہتی ھے ”امیر چند تو پہلے اس گائوں کا زمیندار تھا اور اب بہت ساری زمین پر اس کا قبضہ ھے۔۔ مگر ھمیں اوم پرکاش کا نام فہرست میں شامل کروانا چاھیے۔“

سرپنچ (صدر پنچایت) لوگوں کو کانا پھوسی کرتے ھوئے دیکھ لیتا ھے اور پوچھتا ھے کہ کسی

گرام پنچایت کو اس کے فرائض کی ادائیگی میں مدد دینے اور اسے ذمہ دار بنانے میں گرام سبھا ایک بنیادی اور اہم عنصر ہے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں گرام پنچایت کے تمام منصوبوں کو لوگوں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ گرام سبھا گرام پنچایت کو غلط کام کرنے سے روکتی ہے جیسے روپے پیسے کا غلط استعمال یا کچھ لوگوں پر غیر ضروری مہربانی کرنا۔

یہ منتخبہ نمائندوں پر نظر رکھنے اور ان کو چننے والے لوگوں کے سامنے جواب دہ بنانے کے کام میں بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔

کو کچھ کہنا تو نہیں ہے۔ سروج سورج مل کو اُکسانے کی کوشش کرتی ہے کہ وہ نٹور اور برجو کے بارے میں سوال کرے۔ لیکن وہ خاموش رہتا ہے۔ امیر چند گرام سبھا میں بیٹھا ہے اور ہر ایک پر نظر رکھے ہوئے ہے۔

اس کے بعد سروج کھڑی ہو کر کہتی ہے کہ اوم پرکاش کا نام خط افلاس سے نیچے رہنے والوں میں ہونا چاہیے۔ دوسرے لوگ بھی اس بات سے متفق ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ اور اس کے گھر والے بہت غریب ہیں۔ سرپنچ پوچھتا ہے کہ اوم پرکاش کا نام شامل ہونے سے کیسے رہ گیا۔ وہ مدرس جس نے خط غریبی کے نیچے رہنے والوں کے بارے میں سروے کیا تھا، کہتا ہے "جب میں اوم پرکاش کے گھر گیا تو وہاں تالا لگا ہوا تھا۔ ہو سکتا ہے وہ کام کی تلاش میں کہیں گیا ہو۔" سرپنچ ہدایت دیتا ہے کہ اوم پرکاش کے کُنبے کی آمدنی کے بارے میں پتہ چلایا جائے اور اگر یہ حکومت کی جانب سے طے شدہ رقم سے کم ہے تو اس کا نام فہرست میں شامل کر لیا جائے۔

1۔ کیا خط افلاس سے نیچے رہنے والوں کو اُس فہرست میں کوئی دقت تھی، جس کو گرام سبھا آخری شکل دے رہی تھی۔ یہ کون سی دقت تھی؟

2۔ آپ کے خیال میں سروج کے کہنے کے باوجود کہ سورج مل کچھ بولے، وہ خاموش کیوں رہا؟

3۔ کیا آپ نے اس قسم کے واقعات دیکھے ہیں جب لوگ خود کچھ نہیں بولتے؟ آپ کے خیال میں اس واقعہ میں ایسا کیوں ہوا اور اُس شخص کو بولنے سے کس چیز نے روکا؟

4۔ گرام سبھا پنچایت کو اپنی من مانی کرنے سے کیوں کر باز رکھ سکتی ہے؟

گرام پنچایت (The Gram Panchayat)

گرام پنچایت باقاعدگی سے میٹنگیں کرتی ہیں اور اس کا ایک بڑا کام اپنے تحت آنے والے تمام دیہاتوں میں ترقیاتی پروگراموں پر عمل درآمد کرنا ہے۔ جیسا کہ آپ دیکھ چکے ہیں، گرام پنچایت کے ہر کام کو گرام سبھا سے منظور کرانا ضروری ہے۔

کچھ ریاستوں میں گرام سبھائیں کمیٹیاں تشکیل دیتی ہیں جیسے تعمیراتی اور ترقیاتی کمیٹیاں۔ ان کمیٹیوں میں کچھ گرام سبھا کے اور کچھ گرام پنچایت کے ممبر شامل ہوتے ہیں جو مخصوص کاموں کو مل کر انجام دیتے ہیں۔

آیئے دیکھیں کہ ہرداس گرام پنچایت کیا کام کرسکی۔

کیا آپ کو وہ متبادل تجویزیں یاد ہیں جو ہرداس گاؤں میں پانی کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے گرام سبھا میں پیش کی گئی تھیں؟ جب ہرداس گرام پنچایت کی میٹنگ ہوئی تو یہ بات پنچوں نے دوبارہ اٹھائی۔ اس میٹنگ میں سرپنچ، وارڈوں کے اراکین اور سکریٹری آئے۔

پہلے گرام پنچایت کے ممبروں نے دونل کوپوں کو گہرا کرنے اور ایک کنویں کو صاف کرنے کی تجویز پر گفتگو کی، تاکہ گاؤں کو پانی کے بغیر نہ رہنا پڑے۔ سرپنچ (پنچایت کا صدر) نے تجویز کیا کہ چونکہ ہینڈ پمپوں کی مرمت اور رکھ رکھاؤ کے لیے پنچایت کو کچھ رقم مل گئی ہے اسے اس کام کو پورا کرنے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ممبر متفق ہو گئے اور سکریٹری نے ان کے فیصلے کو لکھ لیا۔

اس کے بعد پنچ مسئلے کے طویل مدتی حل پر بحث کرنے لگے۔ انہیں یقین تھا کہ اگلی میٹنگ میں گرام سبھا کے ممبر سوال کریں گے۔ کچھ پنچوں نے پوچھا کہ کیا پانی جمع کرکے رکھنے کے پروگرام سے پانی کی سطح پر کوئی بڑا فرق پڑے گا۔ اس پر کافی بحث ہوئی۔ آخر میں یہ طے ہوا کہ گرام پنچایت بلاک ڈیولپمنٹ افسر سے رابطہ قائم کرکے اس اسکیم کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرے گی۔

گرام پنچایت میں کیا فیصلے ہوئے؟

کیا آپ کے خیال میں ان کے لیے ایسے فیصلے لینا ضروری تھا؟

مندرجہ بالا بیان کی بنیاد پر ایک سوال تیار کیجیے جو گرام سبھا کی اگلی میٹنگ میں لوگ پنچایت سے پوچھ سکیں۔

مہاراشٹر کے دو گرام پنچ جنہیں 2005ء میں پنچایت میں نہایت اچھا کام کرنے پر نرمل گرام پُرسکار سے نوازا گیا۔

کسی گرام پنچایت کے کام میں یہ باتیں شامل ہوتی ہیں:

1۔ پانی کے وسائل، سڑکوں، نکاسی، اسکولوں کی عمارتوں اور دیگر املاکی وسائل کی تعمیر اور مرمت و دیکھ بھال۔

2۔ مقامی ٹیکس لگانا اور انہیں وصول کرنا۔

3۔ دیہات میں روزگار پیدا کرنے سے متعلق سرکاری اسکیموں کو عمل میں لانا۔

پنچایتوں کے مالی وسائل

- مکانوں اور بازار کے مقامات وغیرہ سے ٹیکسوں کی وصولی۔
- جن پد اور ضلع پنچایتوں کے ذریعے ملا ہوا سرکاری روپیہ جو حکومت کے مختلف محکموں کی معرفت آتا ہے۔
- بستی کے کاموں وغیرہ کے لیے ملا ہوا چندہ۔
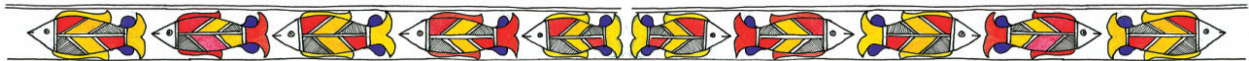
پنچایتوں کی تین سطحیں (Three Levels of Panchayats)

ہر داس گاؤں کی گرام سبھا اور گرام پنچایت میں جو کچھ ہوا اس کے بارے میں پڑھنے کے بعد آپ سمجھ سکتے ہیں کہ پنچایتی راج کا نظام ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے لوگ خود اپنی حکومت میں حصہ لے سکتے ہیں۔ پنچایتی راج کا نظام جمہوری حکومت کی پہلی سطح یا درجہ ہے۔ پنچ اور گرام پنچایت گرام سبھا کے سامنے جواب دہ ہوتے ہیں کیوں کہ ان کو گرام سبھا کے ممبروں نے ہی چُنا تھا۔

پنچایتی راج کے نظام میں عوام کی شرکت کا تصور دیگر دو سطحوں تک پھیلا ہوا ہے۔ ایک بلاک کی سطح جسے جن پد پنچایت یا پنچایت کمیٹی کہا جاتا ہے۔ پنچایت سمیتی کے ماتحت بہت سی گرام پنچایتیں ہوتی ہیں۔ پنچایت سمیتی سے اوپر ضلع پنچایت ہوتی ہے، جسے ضلع پریشد بھی کہا جاتا ہے۔ دراصل ضلع پریشد کا کام ضلع کی سطح پر ترقیاتی پروگرام تیار کرنا ہوتا ہے۔ یہ پنچایت سمیتیوں کی مدد سے تمام گرام پنچایتوں میں روپے پیسے کی تقسیم کو باضابطہ بنانے کا کام بھی کرتی ہے۔

ہندوستان کے آئین میں دیے گئے رہنما اصولوں کی رو سے پنچایتوں کے ضمن میں ملک کی ہر ریاست کے اپنے قانون ہیں۔ اس کے پیچھے یہ خیال کارفرما ہے کہ لوگوں کو اپنی حصہ داری اور اپنی آواز اٹھانے کی زیادہ سے زیادہ مواقع مل سکیں۔

اپنے استاد سے کہیے کہ منتخبہ لوگوں، جیسے پنچ، سرپنچ، (پنچایت کا صدر) یا جن پد یا ضلع پنچایت کے ممبر میں سے کسی ایک کو بلائیں اور ان کے کاموں اور منصوبوں کے بارے میں ان سے انٹرویو کریں۔

سوالات

1۔ موضع ہرداس کے رہنے والوں کو کیا مسئلہ درپیش تھا؟ انہوں نے اسے حل کرنے کے لیے کیا کیا؟

2 آپ کی رائے میں گرام سبھا کی کیا اہمیت ہے؟ کیا آپ کا خیال ہے کہ ہر ممبر کو گرام سبھا کی میٹنگوں میں حاضر رہنا چاہیے؟ کیوں؟

3۔ گرام سبھا اور گرام پنچایت میں کیا تعلق ہے؟

4۔ اپنے یا اپنے قریب کے کسی دیہی علاقے کی پنچایت کے کسی ایک کیے ہوئے کام کی مثال سامنے رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل باتیں معلوم کیجیے۔

(a) یہ کام کیوں ہاتھ میں لیا گیا؟

(b) روپیہ کہاں سے آیا؟

(c) کیا کام مکمل ہو چکا ہے یا نہیں؟

5۔ گرام سبھا اور گرام پنچایت میں کیا فرق ہے؟

6۔ درج ذیل خبر کو پڑھیے:

نِمون چوپُھلاشِرور سڑک پر واقع ایک گائوں ہے۔ دوسرے بہت سے گائو ں کی طرح اس گاھوں کو بھی پچلے کچھ مہینوں سے پانی کی شدید قلت کا سامنا ھے اور گاؤں والے اپنی تمام ضرورتوں کے لیے پانی کی گاڑیوں پر منحصر ھیں۔ اس گاؤں کے بھگوان مہادیولاڈ کو جس کی عمر 35 برس ھے، سات لوگوں کے ایک گروہ نے لاٹھیوں، لوھے کی سلاخوں اور کلھاڑیوں سے مارا۔ یہ واقعہ تب سامنے آیا جب گائوں والے بری طرح زخمی لاڈ کو علاج کے لیے ھسپتال لے کر آئے۔ پولیس کی رپورٹ میں لاڈ نے کھا کہ اس پر اُس وقت حملہ ھوا جب اس نے اصرار کیا کہ پانی کی گاڑی کو پانی جمع کرنے کے ان تالابوں میں خالی کر دیا جائے جنھیں نِمون گرام پنچایت کی پانی فراھم کرنے کی اسکیم کے تحت اس مقصد سے تعمیر کرایا ھے کہ پانی کی تقسیم
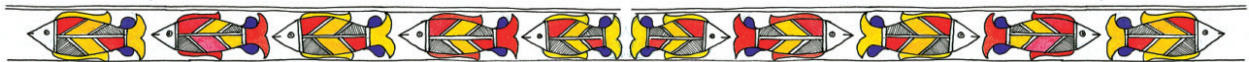
مساوی طور پر ہو سکے۔ تاہم اُس نے الزام لگایا کہ اعلیٰ ذات کے لوگ اس کے خلاف تھے اور انھوں نے اُس سے کہا کہ پانی نیچی ذات کے لوگوں کے لیے نہیں آیا تھا۔

انڈین ایکسپریس، مورخہ یکم مئی 2004 سے ماخوذ

(a) بھگوان مہادیو لاڈ کیوں مارا پیٹا گیا؟

(b) کیا آپ کے خیال میں یہ امتیازی سلوک کا معاملہ ہے؟ کیوں؟

7۔ فاصل آب کی ترقی کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیجیے اور یہ جاننے کی کوشش کیجیے کہ یہ علاقے کے لیے کس طرح فائدہ مند ہے۔